www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فکر و نظر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک ہو جاؤ! ایک ہو جاؤ!

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

خدا کی جتنی مخلوق ہے، قدرتی توالد و تناسل کے سوا اور کسی بھی معاملہ میں وہ ایک دوسرے کی محتاج نہیں ہے اور نہ ہی وہ "قدرتی توافق" کے سوا کسی دوسری اختیاری اور شعوری وحدت کا احساس رکھتی ہے —— لیکن انسان کا معاملہ ان سب سے جدا اور مختلف ہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں صرف اس کو "مرکزی حیثیت" حاصل ہے، اس کے دوشِ نازاں پر دونوں جہاں کا بوجھ ہے —— دنیا کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری اور اخروی سعادت کے حصول کا فریضہ —— ظاہر ہے یہ دونوں طویل منزلیں اور عظیم مہمیں کسی فردِ واحد کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ سارے مل کر اس کو سر کرنے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں تو مہم سر ہوگی ورنہ نہیں —— باقی رہی "جوں توں کر کے پار ہونے والی بات"؟ سو وہ "ابن آدم" کے مقام و مرتبہ سے فروتر بات ہے، شایانِ شان نہیں ہے۔ اور نہ ہی یوں وہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں جو اس عظیم ہستی کے سامنے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ: ایک انسان، ناطق ہی سہی بہرحال حیوان بھی ہے، اس لیے اگر خالقِ کائنات کی طرف سے اس کو وہ مشعلیں مہیا نہ کی جاتیں، جن کی روشنی میں انسانیت اور اس کی منزل اس پر روشن ہو سکتی ہے تو اس کے بہیمی تقاضے اسے جانور ہی رکھتے جو کتنے ہی "طبعی اتفاق اور قدرتی توافق" کے مالک ہوتے، بہرحال "کارِ جہاں" چلانے کے لیے قطعاً کافی نہ ہوتے۔ ان کی تعمیر کے دائرہ سے ان کی تخریب کاری کہیں زیادہ رہتی، شاید ان کی ساری تگ و دو، پیٹ کے محور پہ ہی گھومتی اور بالکل کولہو کے بیل کی طرح، ساری عمر سفر جاری رکھنے کے باوجود وہاں ہی رہتے جہاں سے وہ کبھی اٹھتے، خدا کے نام پر ہزاروں لات و عزیٰ بھی تلاش کر لیتے لیکن خدا بہرحال انہیں نہ ملتا۔ بہرحال نوعِ انسان کی اٹھان ایک ایسی "ملتِ انسانیہ" کے ساتھ ہوئی تھی جو حق تعالیٰ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سے پروگرام حیات سے کر اٹھی تھی اور چار دانگ عالم چھا گئی تھی، جزوی اور اکا دکا انفرادی فروگذاشتوں کے سوا باقی ساری ملت ایک "جمعیت" بن کر رہی اور ایک "امت مسلمہ" کے طور پر زندہ رہی۔ جب اس کی اس حیثیت میں زوال آیا تو حق تعالیٰ نے اصلاح حال کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے تاکہ ان کو حق پر مجتمع رکھیں، ان کے بحر و بر میں انتشار و افتراق کی جو لہریں اٹھنے لگی ہیں ان کو دبا دیں اور حق پر متحد رہنے کی برکات اور افتراق کی جاں گسل مضرت سے ان کو آگاہ کریں۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (پ ۲ ع ۲) وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس ع ۲)

قرآن حمید کے اس انکشاف سے واضح ہوتا ہے کہ:

خدا کو بھی "ملت انسانیہ" کی وحدت مطلوب ہے لیکن جب کہ اس کی اساس "اسلامیہ" ہو یعنی اس وحدت کی عمارت "حق" کی بنیادوں پر اٹھائی جائے، کیونکہ نوع انسانی کے لیے دیرپا اور نفع بخش یہی شے ہوتی ہے، باطل، ریت کی اساس ثابت ہوتا ہے، جو خطرے سے خالی نہیں ہوتی۔

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (پ ۱۳ - رعد ع ۲)

اس لیے فرمایا: اب "اللہ کی رسی" (کتاب اللہ) کے گرد جمع ہو جاؤ، اس سے ادھر ادھر بھٹکنے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس سے پرے آگ ہی آگ ہے، دوزخ کی آگ، خود غرضیوں کی آگ اور غارت گر انسانیت فتنوں کی آگ، جن سے تمہیں پہلے نجات دلائی گئی ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا (پ ۴ - آل عمران ع ۱۱)

یہاں "جمیعا" (سارے) کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی حق سے جو وابستگی نوع انسانی کے لیے رحمتوں اور برکات کا موجب ہوتی ہے وہ صرف وہی ہوتی ہے، جو اجتماعی حیثیت سے ہوتی ہے، انفرادی وابستگی کی برکات کا دائرہ بھی افراد تک ہی محدود رہتا ہے، بسا اوقات اجتماعی بے تعلقی کی نحوست کی وجہ سے افراد بھی ان فیوض و برکات سے محروم رہتے ہیں جو ان کا حصہ ہو سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وحدت کے لیے "حق" اور جو بھی بنیاد مہیا کی جا سکتی ہے، وہ فردِ واحد یا ایک ٹولہ کے وہ نجی اغراض ہو سکتے ہیں جن کی قدریں عموماً بدلتی رہتی ہیں اور محدود اور عارضی مصالح ہونے کی بنا پر ان سے صرف محدود اور شاطر طبقہ ہی محظوظ ہوتا ہے، دوسرا صرف موہوم امیدوں کے سہارے جیتا ہے یا سبز باغ دکھانے والوں کے لاروں پر ——— بہرحال ان سے "نوعِ انسانی کی حیثیت" سے پوری ملت انسانی کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، جتنی ہوتی ہے اس کی حیثیت صرف سراب کی ہوتی ہے اور بس۔

کسی آمر کو شکست دینے کے لیے اگر آمریت کے بجائے اس کی ذات ہے تو بھی غلط ہے اگر آمریت ہے لیکن پوری اپوزیشن یا قوم اس سلسلے میں متفق نہیں ہے تو بھی کامیابی مشکل ہے۔

قرآن کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ:-

نوعِ انسان کو وحدت کا حامل ہونا چاہیے لیکن بھلے انسانوں کی طرح اور بھلے مقاصد کے لیے ڈاکوؤں اور چوروں کی جمعیت کتنی ہی مستحکم ہو قابلِ رشک نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے نیک توقعات قائم کی جا سکتی ہیں۔

قرآن نے اسی حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:-

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ (پ۱۷۔ انبیاء ع۶)

حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ان کے باہمی اختلافات، اندرونی انتشار اور افتراق کا فیصلہ اس حق کے مطابق کریں جو ہم نے نازل کیا ہے، ان کی اکثریت یا بااثر اقلیت کی خواہشات کے مطابق ان کی اصلاحِ حال کی کوشش نہ کیجیے، کیونکہ یہ انداز مزید فتنوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ (پ۶۔ مائدہ ع۷)

اگر وہ لوگ اس پالیسی سے اتفاق نہیں کرتے تو پھر وہ جانیں، کوئی آفت ہی ان کی آنکھیں کھولے گی۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ (پ۶۔ مائدہ ع۷)

تمہیں حق کا دامن تھام کر رہنا چاہیے، اس سلسلے میں اختلاف کیا تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، حق کے سوا اور جس بھی "نعرہ" کو اپنے اتحاد کی بنیاد بنا دو گے وہ موثر ثابت نہیں ہو گی۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا (پ۱۰ - الانفال ع۶)

جو لوگ اس اساسِ حق کے سوا اتحاد کر کے پھولے نہیں سماتے وہ نادان نہیں سمجھتے کہ وہ اور کسی گھیرے میں گھرنے والے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ (پ۱۰ - انفال ع۶)

"وحدت ملی" کا تصور جتنا دلچسپ اور دلفریب ہے، اتنا بڑے ایثار کا طالب بھی ہے۔ اس کے لیے خود محنت کرنا ہوگی، یہ ملت بنی بنائی نہیں ملا کرتی، ہاں جو لوگ اس سے ہمکنار ہو جاتے ہیں وہ رحمتوں سے بھی ہم آغوش ہو جاتے ہیں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (پ۱۲ - ہود ع۱۰)

اس اختلاف سے نکال کر ملی وحدت سے ہم آغوش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انداز حکیمانہ اور مشفقانہ ہو، ایسا نہ ہو کہ پہلے انہیں گالیاں دی جائیں پھر انہیں دوستی کے لیے دعوت دی جائے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (پ۱۴ - النحل ع۱۶)

حق ایک ایسی شے ہے، جس سے فطری طور پر تو کسی کو بھی چڑ نہیں ہو سکتی، لیکن اس سے وہ لوگ ضرور انحراف کرتے ہیں، جو باہم کدورت رکھتے ہیں، اس لیے ایک کے آجانے پر دوسرا دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اگر علاج کرنا ہے تو بس اسی خود غرضی اور باہمی عداوت کا کیجیے۔

وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ (پ۲ - بقرہ ع۲۶)

جو لوگ حق کے لیے باہمی منافرت سے بالاتر ہو کر ملت کی یکسوئی اور وحدت کے لیے متحد ہو جاتے ہیں، وہی صراط مستقیم بھی پا لیتے ہیں۔

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (پ۲ - بقرہ ع۲۶)

ملت انسانیہ کی اس وحدت کا ظہور اسلام کے اصولوں کے مطابق ممکن ہے، اس لیے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ملتِ اسلامیہ اس امر کی مکلف ہے کہ، وہ خود بھی متحد رہے اور پوری نوعِ انسانی کو اس دائرہ میں جذب کرنے کی کوشش کرے۔ اگر خود انتشار کا شکار ہو گی تو دوسروں کو اس کا درس دینا مشکل ہو گا۔ ہمارے نزدیک اس کی صورت یہ ہے کہ:

تمام عالمِ اسلام کو ایک خلیفۂ واحد کے تحت منظم کیا جائے اور ان تمام مختلف ممالک کا دارالخلافہ مکہ مکرمہ کو قرار دیا جائے اور جتنے جداگانہ جغرافیائی خطے ہیں، ان میں سارے حکمران خودمختار سربراہوں کے بجائے مرکزی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے کام کریں۔ تعدد خلفاء کے جواز کا نظریہ ہمارے نزدیک ملتِ اسلامیہ کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کرنے کا باعث ہے بلکہ روحِ اسلام کے بھی خلاف ہے۔ اگر ایک مسلم محض جغرافیائی اور علاقائی اختلاف کی بنا پر منقسم ہو سکتا ہے تو غیر مسلم کو اس حق سے کون روک سکے گا۔ پھر اس کے بعد ملتِ انسانیہ اسلامیہ کیسے معرضِ وجود میں آ سکے گی۔

ملی وحدت یعنی ملتِ اسلامیہ کی وحدت دراصل نوعِ انسانی کو ملتِ انسانیہ اسلامیہ سے متشکل کرنے والی ایک نمائندہ جماعت کا مفہوم ہے۔ اس وحدت کو صرف ملتِ اسلامیہ تک محدود رکھنا، اس کا ناقص مفہوم ہے، غرض یہ ہے کہ: سارے انسان ایک مسلم کی حیثیت سے ایک "جمعیت" بن جائیں، یا کم از کم طبقاتی اور فرقہ وارانہ کشمکش سے محفوظ ہو کر ایک قابلِ احترام انسانی برادری میں منسلک ہو جائیں تاکہ ایک دوسرے کو گھورنا چھوڑ دیں۔

علمی جواہرات

تفسیر طبری۔ ابنِ کثیر۔ خازن۔ جامع البیان، درمنثور۔ ابنِ عباس۔ کشاف۔ زاد المسیر جمع الفوائد۔ جامع الصغیر۔ ریاض الصالحین۔ زوائد ابن حبان۔ الترغیب و الترہیب نیل الاوطار۔ فتح الباری۔ تحفۃ الاحوذی۔ عون المعبود۔ صحیح ابن خزیمہ۔ مؤطا امام مالک۔ علوم القرآن۔ تاریخ ابن خلدون وغیرہ۔ آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دارالکتب۔ امین پور بازار۔ لائلپور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ